

# غزہ میں حماس کی طرف سے غداروں کی سزائے موت

غزہ میں حالیہ واقعات - حماس کی طرف سے تعاون کاروں کی سزائے موت - نے عالمی میڈیا اور سوشل پلیٹ فارمز پر ایک شدید بحث کو دوبارہ بھڑکا دیا ہے۔ ان اقدامات کے بعد، ایک مانوس نمونہ سامنے آیا ہے: حسابہ یانیوں کے ساتھ منسلک تبصرہ نگار نیزی سے فلسطینیوں کو ”غیر مہذب“ کے طور پر مذمت کرتے ہیں، اور فلسطینی حامیوں پر اپنا اخلاقی غصہ اس بات پر مرکوز کرتے ہیں کہ وہ ایسی سزاؤں کی اسی شدت سے مذمت نہیں کرتے۔ یہ الزامات نئے نہیں ہیں۔ یہ فلسطینی مزاحمت کو غیر قانونی قرار دینے اور غزہ اور وسیع تر فلسطینی آبادی پر عائد کردہ غیر متناسب تشدد اور منظم جبر سے توجہ ہٹانے کی ایک وسیع تر حکمت عملی کا حصہ ہیں۔

## غداروں کا ایک مختصر تاریخی

تاریخ کے ہر جنگ میں، ریاستیں تعاون کاروں کو بھرتی کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ وہ افراد جو پیسوں، طاقت یا بقا کے بدلے اپنی طرف کو دھوکہ دینے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران فرانسیسی مزاحمت اور نازی مجبوروں سے لے کر، عراق اور افغانستان میں امریکی فوجی کارروائیوں تک، اور پھر اسرائیل کے فلسطین پر قبضے تک، منطق وہی رہتی ہے: انٹیلی جنس ایک طاقتور ہتھیار ہے، اور غداروں اس کی قیمت ہے۔ غزہ اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ تاہم، اس تناظر میں نام نہاد ”غداروں“ کے خلاف رد عمل ایک خاص طور پر زہریلے اور منافقانہ عینک کے ذریعے فلٹر کیا جاتا ہے۔

## غداروں کا قابل ذکر انتخاب

”یرغمالیوں کو گھر واپس لانے“ اور ”غزہ کو بھوک سے مرنے نہ دینے“ کے بارے میں لاتعداد عوامی پیغامات کے بعد، کوئی توقع کر سکتا تھا کہ اسرائیل نے یرغمالیوں کی بازیابی میں مدد کرنے والے اتحادیوں کو تلاش کرنے کو ترجیح دی ہوگی۔ لیکن حقیقت ایک مختلف ایجنڈے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اسرائیل نے ایک مجرمانہ گروہ کی حمایت کی، جسے ”عوامی قوتیں“ کے نام سے جانا جاتا ہے، جس کی قیادت یاسر ابو شہاب کر رہا تھا۔ یہ گروہ امدادی قافلوں کی لوٹ مار اور غزہ کے کالے بازار میں خوراک کی

بلند قیمتوں پر دوبارہ فروخت کے لئے ذمہ دار تھا۔ غزہ میں ہر کوئی، اور باہر کے بہت سے لوگ، جانتے تھے کہ یاسر ابو شہاب کو اس کے اپنے بدوی قبیلے نے مسترد کر دیا اور نکال دیا تھا، جس نے اسے اور اس کے گروہ کو غیر قانونی قرار دیا تھا۔

یہ حسابہ میانہ میں ایک بنیادی تضاد کو ظاہر کرتا ہے۔ یرغمالیوں کی پرواہ کرنے اور بھوک کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے سے انکار کرنے کا دعویٰ کرنا۔ جبکہ ایک وقت مجرمانہ تعاون کاروں کی حمایت کرنا جن کی سب سے بڑی کامیابی اپنے ہی لوگوں سے خوراک چوری کرنا تھی۔

## غداري اور سزا

ہر ریاست، اس کی نظریاتی یا جغرافیائی حیثیت سے قطع نظر، غداري کو ممکنہ طور پر سب سے سنگین جرائم میں سے ایک سمجھتی ہے۔ جنگ کے دوران، اپنے لوگوں کے ساتھ دھوکہ دہی مہلک نتائج کا باعث بن سکتی ہے۔ نہ صرف فوجوں اور حکومتوں کے لئے، بلکہ شہریوں کے لئے بھی جن کی زندگی ان کے معاشرے کی نازک ہم آہنگی پر منحصر ہوتی ہے۔ اس وجہ سے، تقریباً ہر ملک کے فوجداری اور عسکری قوانین غداروں کے لئے سخت ترین سزائیں مقرر کرتے ہیں، جن میں اکثر عمر قید یا سزائے موت شامل ہوتی ہے۔ تاریخ اس طرح کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد یورپ کے نازی تعاون کاروں کے ساتھ سلوک سے لے کر سرد جنگ کے دوران جاسوسوں کی سزائے موت تک، حکومتیں ہمیشہ سخت سزاؤں کے ذریعے وفاداری کی تقدیس کا دفاع کرتی ہیں۔

ایسی ریاستوں میں بھی جو سزائے موت سے ہٹ گئی ہیں، غداري جرائم کی درجہ بندی میں ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ اکثر یہ آخری جرائم میں سے ایک ہے جو اب بھی سزائے موت کے لئے اہل ہے۔ امریکہ میں، وفاقی قانون اب بھی غداري کے لئے سزائے موت کی اجازت دیتا ہے۔ بھارت، پاکستان اور بنگلہ دیش میں، غداري اور اس سے متعلقہ جرائم جیسے کہ ”ریاست کے خلاف جنگ چھیڑنا“ اب بھی سزائے موت کے قابل جرائم ہیں۔ یہی بات چین، شمالی کوریا، ایران اور سعودی عرب جیسے ممالک پر بھی لاگو ہوتی ہے، جہاں سیاسی یا جاسوسی سے متعلق الزامات کے لئے باقاعدگی سے سزائے موت دی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ سنگاپور اور ملائیشیا میں، غداري قانونی طور پر سزائے موت کا باعث بن سکتی ہے۔ دنیا بھر کی بہت سی حکومتیں اب بھی یہ مانتی ہیں کہ اپنے ملک کے ساتھ غداري ایک اتنا سنگین جرم ہے کہ یہ حتیٰ سزا کو جواز بناتا ہے۔

اور پھر بھی، جب فلسطینی تعاون کاروں کو سزا دیتے ہیں۔ وہ افراد جو بھوک کی آبادی تک انسانی امداد کی رسائی روکنے کے الزام میں ہیں۔ انہیں ایک ایسی قوم کے طور پر پیش نہیں کیا جاتا جو اپنا دفاع کر رہی ہے، بلکہ ایک غیر قانونی ہجوم کے طور پر جو وحشیانہ

طور پر عمل کر رہا ہے۔ وہی مبصرین جو اپنے ملک میں ایک غدار کی سخت سزا کی حمایت کریں گے یا قبول کریں گے، اخلاقی غصہ ظاہر کرتے ہیں جب فلسطینی اپنے تحفظ کے لئے عمل کرتے ہیں۔

## مارشل لا اور منافقت

کچھ حسابہ پروویگنڈسٹ اب کہتے ہیں کہ غزہ میں مبینہ تعاون کاروں کو منصفانہ مقدمہ ملنا چاہئے تھا۔ یہ ایک آسان دلیل ہے، خاص طور پر ان لوگوں کے لئے جو جنگ کے دوران غدار پر رد عمل دینے کے لئے فلسطینیوں کو غیر مہذب کے طور پر پیش کرنے کے لئے بے تاب ہیں۔ لیکن یہ جان بوجھ کر زمینی حقائق کو نظر انداز کرتا ہے: غزہ میں اب کوئی فعال عدالتی نظام موجود نہیں ہے۔ اسرائیل کی تباہ کن مہم کے بعد، کوئی عدالتیں نہیں ہیں، کوئی جیل کی کوٹھریاں نہیں ہیں، اور غالباً کوئی زندہ بچ جانے والے جج یا پراسیکیوٹر نہیں ہیں۔ پورے محلے زین بوس کر دیے گئے ہیں۔ وزارتیں، پولیس اسٹیشن، عدالتیں۔ سب کچھ غائب ہو چکا ہے۔ وہ ادارے جو عام طور پر مجرمانہ تحقیقات اور قانونی کارروائیوں کو سنبھالتے ہیں، بمباری سے خاک میں مل گئے ہیں۔ ایسی حالتوں میں، عدالت میں مقدمہ کی مانگ نہ صرف غیر حقیقت پسندانہ ہے۔ یہ غیر ایماندار ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مارشل لا موجود ہے: یہ ایک قانونی ڈھانچہ ہے جو اس وقت کام کرنے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے جب شہری بنیادی ڈھانچہ اب فعال نہیں رہتا۔ مارشل لا کوئی خامی نہیں ہے۔ یہ آخری سہارا ہے جب معاشرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور حتیٰ کہ مارشل لا، جب صحیح طریقے سے نافذ کیا جاتا ہے، مناسب عمل کے لئے دفعات شامل کرتا ہے، اگرچہ ایک سادہ، فوجی شکل میں۔ یہ شاید ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والی عدالت کی طرح نہ لگے، جہاں وکلاء سوٹ میں ہوں، لیکن اس کا مقصد اب بھی انصاف کے بنیادی اصولوں کی پیروی کرنا ہے۔ خاص طور پر جب وقت، تحفظ، اور کمیونٹی کی بقا داؤ پر ہو۔

اب اس کا موازنہ اسرائیلی نظام کی واضح منافقت سے کریں۔ اسرائیل نے فلسطینیوں کے خلاف دہائیوں سے باقاعدگی سے مارشل لا استعمال کیا ہے، اس لئے نہیں کہ اس کے پاس فعال عدالتیں نہیں ہیں، بلکہ اس لئے کہ مارشل لا ریاست کو زیادہ طاقت اور کم پابندیاں دیتا ہے۔ بچوں کو فوجی عدالتوں میں گھسیٹا جاتا ہے۔ قیدیوں کو مہینوں تک بغیر مقدمہ کے رکھا جاتا ہے۔ سزائیں بغیر عوامی ثبوت کے دی جاتی ہیں۔ اسرائیل کا مارشل لا کا استعمال ضرورت کے بارے میں نہیں ہے۔ یہ تسلط اور کنٹرول کے بارے میں ہے۔

لہذا جب ناقدین اچانک غزہ میں ”مناسب عمل“ کے لئے جذبہ دریافت کرتے ہیں، تو اپنے آپ سے پوچھیں: جب اسرائیل نے مغربی کنارے میں شہریوں پر مارشل لا نافذ کیا تو یہ تشویش کہاں تھی؟ جب اسرائیل بغیر مقدمہ کے فلسطینی گھروں کو بلڈوز کرتا ہے

تویہ کہاں ہے؟ جب انتظامی حراست کا استعمال لوگوں کو بغیر کسی الزام کے غیر معینہ مدت تک قید کرنے کے لئے کیا جاتا ہے؟ جب بچوں سے بغیر وکیل کی موجودگی میں تفتیش کی جاتی ہے؟

یہ انصاف کے بارے میں نہیں ہے۔ یہ اداکاری والا غصہ ہے۔ قانون اور انسانی حقوق کی زبان کا استعمال کمزوروں کی حفاظت کے لئے نہیں، بلکہ ان لوگوں کو بدنام کرنے کے لئے جو پہلے سے محصور ہیں۔

## جان بوجھ کر ترک کر دیا گیا

وہ لوگ جو دشمن کے ساتھ تعاون کرنے کا انتخاب کرتے ہیں، عام طور پر جنگ کے خاتمے پر تحفظ یا انخلاء کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ جاسوسی کا ایک غیر تحریری اصول ہے: جو لوگ غداری کرتے ہیں، انہیں خریدنا پڑتا ہے۔ نہ صرف پیسوں سے، بلکہ نجات کے وعدوں کے ساتھ۔ وہ ایجنٹ جو دشمن کے علاقے میں اپنی جانوں کو خطرے میں ڈالتے ہیں، شاذ و نادر ہی وفاداری سے عمل کرتے ہیں؛ وہ خوف، مایوسی، یا موقع پرستی سے عمل کرتے ہیں۔ اور وہ تقریباً ہمیشہ توقع کرتے ہیں کہ ان کے ہینڈلرز جب لڑائی ختم ہو جائے تو ان کی حفاظت کو یقینی بنائیں گے۔

غزہ میں، یہ ابھی تک واضح نہیں ہے کہ کیا یاسر ابو شباب اور اس کے ”عوامی قوتیں“ گروہ کو اسرائیل کی طرف سے ایسی کوئی ضمانتیں دی گئی تھیں۔ تاہم، جو چیز تیزی سے ممکن نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ اسرائیل نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ یا یہ کہ کبھی کوئی حقیقی معاہدہ موجود ہی نہیں تھا۔ زمین سے ملنے والی رپورٹس اشارہ کرتی ہیں کہ جب جنگ بندی نافذ ہوئی، تو یہ تعاون کار غیر محفوظ چھوڑ دیے گئے، بغیر انخلاء یا تحفظ کے، اور اس معاشرے کے غصے کا سامنا کرنا پڑا جس کا انہوں نے استحصال کیا تھا۔

یہ پہلا موقع نہیں ہوگا جب کوئی طاقتور ریاست اپنے مقامی پراکسیز کو ترک کر دیتی ہے جب ان کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔ یہی نمونہ افغانستان، عراق اور ویتنام میں دہرایا گیا، جہاں ترجمانوں، مخبروں اور غیر ملکی فوجوں کی خدمت کرنے والے ملیشیا کو بعد میں چھوڑ دیا گیا، اکثر ان کے اپنے کمیونٹیز کے ذریعہ غداروں کے طور پر تعاقب کیا گیا۔ قابض کے لئے، ایسے افراد سہولت کے اوزار ہیں۔ مہم کے دوران قیمتی، لیکن جب مقصد بدل جاتا ہے تو قابلِ استعمال۔

ڈسپوز ایبل اثاثے، مفید اموات

اگر اسرائیل چاہتا، تو وہ انخلاء کا بندوبست کر سکتا تھا یا انہیں پناہ گاہ پیش کر سکتا تھا، لیکن اس معاملے میں ایسا لگتا ہے کہ ان افراد کی قدر زندگی سے زیادہ موت میں تھی۔ ان کی سزائے موت مفید ثابت ہوئی۔ فوجی طور پر نہیں، بلکہ بیانیاتی طور پر۔ تعاون کاروں کو حماس یا مقامی ملیشیا کے ہاتھوں میں گرنے دینے سے، اسرائیل نے اس بات کو یقینی بنایا کہ یہ لوگ اس قسم کی نیز اور عوامی سزا کا سامنا کریں گے جو بعد میں فلسطینی وحشیانیت کے ثبوت کے طور پر نشر کی جاسکتی تھی۔ حسابہ ایجنٹوں اور میڈیا نے اس موقع کو ہاتھ سے ہاتھ لیا: گرافک تصاویر اور ویڈیوز شیئر کی گئیں، اخلاقی غصہ تیار کیا گیا، اور ایک سوال بلند آواز میں پوچھا گیا۔ ”فلسطینی حامی اس کی مذمت کیوں نہیں کرتے؟“۔ یہ صرف ترک کرنا نہیں تھا۔ یہ پروپیگنڈا کی قربانی تھی۔

یہ حکمت عملی ایک مانوس منطق کی پیروی کرتی ہے: فلسطینیوں کو غیر منطقی، پر تشدد، اور فطری طور پر ”مہذب“ اقدار جیسے کہ منصفانہ مقدمات اور انسانی حقوق کو برقرار رکھنے میں ناکام کے طور پر پیش کرنا۔ یہ اسرائیل کو زیادہ اخلاقی فریق کے طور پر پیش کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اجتماعی سزاؤں، بھوک کے محاصروں، اور غزہ کے بنیادی ڈھانچے کی منظم بنابہی میں مصروف ہے۔ اس بیانیہ میں، تعاون کار ایک شخص نہیں ہے۔ وہ ایک پرچہ ہے، ایک پیادہ ہے، اور بالآخر، ایک میڈیا جنگ کے لئے شہید ہے، جس میں دشمن کی وحشیانیت ہمیشہ مکمل طور پر دکھائی دینی چاہئے۔ اس کی زندگی قابل استعمال ہے۔ اس کی موت سیاسی سرمایہ ہے۔ اس حکمت عملی کو خاص طور پر مؤثر بناتا ہے کہ یہ متاثرین اور ولن کے کرداروں کو الٹ دیتا ہے۔ غداری، داخلی افراتفری، اور مایوسی کو جنم دینے والی شرائط پیدا کرنے کے لئے جوابدہ ہونے کے بجائے، اسرائیل غداری کے ناگزیر نتائج کی طرف اشارہ کر سکتا ہے کہ فلسطینی معاشرہ ناقابل اصلاح ہے۔

## کھلے عام نفسیاتی آپریشنز

یہ محض قیاس آرائی نہیں ہے۔ حکومتیں طویل عرصے سے نفسیاتی آپریشنز (psyops) کا استعمال کرتی رہی ہیں تاکہ کنٹرول شدہ لیکس، انتخابی ترک، اور بیانیاتی استحصال کے ذریعے عوامی تصورات کو جوڑ توڑ کیا جاسکے۔ سی آئی اے سے لے کر موساد تک، انٹیلی جنس ایجنسیاں سمجھتی ہیں کہ جنگ اب صرف میدان جنگ میں نہیں لڑی جاتی۔ یہ دماغوں میں، اسکرینوں پر، اور سرخیوں کے ذریعے لڑی جاتی ہے۔

تعاون کاروں کو مرنے دینا۔ اور اس بات کو یقینی بنانا کہ ان کی اموات دکھائی دیں۔ کئی مقاصد کو پورا کرتا ہے:

- دھمکی: یہ غزہ میں دوسروں کو پیغام دیتا ہے جو تعاون پر غور کر رہے ہیں۔ آپ اکیلے ہیں۔
- غیر قانونی قرار دینا: یہ اسرائیل کو فلسطینی مزاحمت کو ظالمانہ اور غیر قانونی کے طور پر پیش کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

- توجہ ہٹانا: یہ اسرائیلی جنگی جرائم سے توجہ ہٹاتا ہے، ایک تنازع پیدا کر کے جس کے خلاف فلسطینیوں کو اپنا دفاع کرنا پڑتا ہے۔
- تقسیم: یہ فلسطینی معاشرے کے اندر عدم اعتماد کے بیج بوتی ہے، اس عقیدے کو فروغ دیتی ہے کہ کوئی بھی محفوظ نہیں ہے، حتیٰ کہ اپنوں کے درمیان۔

## مغربی میڈیا میں انتخابی غصہ

اگر آپ غزہ میں جنگ کی مرکزی دھارے کی بین الاقوامی میڈیا کو ریج کی پیروی کرتے ہیں، تو آپ سوچ سکتے ہیں کہ انسانی حقوق کا سب سے اہم مسئلہ چند مبینہ تعاون کاروں کی سزائے موت تھی۔ یہ معاملات - ڈرامائی فوٹج، بھاری ترمیم شدہ سرخیوں، اور سخت اخلاقیات کے ساتھ نشر کیے گئے - نے مغربی نیوز نیٹ ورکس پر حصوں پر قبضہ کیا ہے، سوشل میڈیا کو بھر دیا ہے، اور فلسطینی معاشرے کی نام نہاد "وحشیانیت" کے بارے میں لامتناہی بحثوں کو ہوا دی ہے۔

دریں اثنا، فلسطینیوں کی اجتماعی اموات - صرف گزشتہ دو سالوں میں 67,600 سے زیادہ اسرائیلی افواج کے ہاتھوں ہلاک - کو ایک قسم کی بیوروکریٹک دوری کے ساتھ رپورٹ کیا جاتا ہے۔ اگر اس کا ذکر بھی کیا جاتا ہے، تو یہ اسرائیلی یرغمالیوں، فوجی کارروائیوں، یا "حماس کے بنیادی ڈھانچے" کے بارے میں سرخیوں کے نیچے دفن ایک اعداد و شمار کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔

یہ تفاوت صرف ادارتی غفلت نہیں ہے۔ یہ بیانیاتی انجینئرنگ ہے۔

6، 10، یا حتیٰ کہ 20 تعاون کاروں کی سزائے موت دسیوں ہزار شہری اموات سے زیادہ سرخیاں کیوں پیدا کرتی ہے؟ جواب اس بات میں مضمر ہے کہ بین الاقوامی میڈیا کو کس طرح اسرائیلی مصائب کو انسانی بنانے اور فلسطینی مزاحمت کو مجرمانہ بنانے کے لئے مشروط کیا گیا ہے، جبکہ فلسطینی موت کو یا تو مشکوک، اتفاقی، یا افسوسناک طور پر "ناگزیر" سمجھا جاتا ہے۔ اسرائیلی میزائل حملے سے ایک فلسطینی کی موت کو موسم کے واقعہ کی طرح رپورٹ کیا جاتا ہے۔ المناک، لیکن غیر شخصی۔ دوسری طرف، فلسطینیوں کی طرف سے ایک تعاون کار کی سزائے موت اخلاقی تھیٹر ہے: ایک موقع اینکرز، ماہرین، اور سیاستدانوں کے لئے کہ وہ ایک پوری قوم کی انسانیت پر سوال اٹھائیں۔

یہ کوئی حادثہ نہیں ہے۔ یہ دہائیوں کی غیر انسانی بنانے، نسل پرستی، اور مغربی میڈیا کے نظریاتی، مالیاتی، اور سیاسی طور پر اسرائیلی بیانیوں کے ساتھ ہم آہنگی کا نت ◆◆ جہ ہے۔ کوریج میں عدم توازن اس بارے میں نہیں ہے کہ کیا خبر کے قابل ہے؛

یہ اس بارے میں ہے کہ کیا غالب طاقت کے ڈھانچے کی خدمت کرتا ہے۔

## استثناء کی سنسنی خیزی، معمول کو مٹانا

سزائے موت پریشان کن ہے، اور وہ جانچ پڑتال کی مستحق ہے۔ لیکن غزہ میں، وہ استثناء ہیں، معمول نہیں۔ دوسری طرف، اسرائیلی فضائی حملے معمول ہیں، جنہیں اکثر ”صحت مند حملوں“ کے طور پر بیان کیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب وہ پورے محلے تباہ کر دیتے ہیں۔ ان حملوں نے ہزاروں بچوں کو ہلاک کیا، ہسپتالوں کو تباہ کیا، اور ایک آبادی کو بھوک اور اجتماعی نقل مکانی تک پہنچا دیا۔ پھر بھی، ریاست کی حمایت یافتہ صنعتی قتل کی وحشیانیت کو جنگ سے تباہ شدہ گلی میں ایک مشتبہ غدار کے جلوس سے کم جذباتی کو ریج ملتی ہے۔

کیوں؟ کیونکہ تعاون کار کا بیانیہ ایک مقصد کو پورا کرتا ہے: یہ مغرب کے گہرے جڑوں والے تعصبات کی تصدیق کرتا ہے۔ یہ ایک تسلی بخش کہانی سناتا ہے جہاں فلسطینی ہی مسئلہ ہیں، حتیٰ کہ اپنی مصیبت میں بھی۔ جہاں حماس - اور توسیع کے ذریعے، تمام فلسطینی - غیر منطقی، انتقامی، اور دوسری جگہوں پر متاثرین کو دی جانے والی ہمدردی کے ناقابل ہیں۔

یہ صحافت نہیں ہے - یہ نظریاتی بحالی ہے۔

## اختتام

پچھلے دو سالوں میں، کہانی کو قابض کی عینک سے بیان کیا گیا ہے، نہ کہ مقبوضہ کے۔

ہم نے دیکھا ہے کہ کس طرح تعاون کار - ایک بیرونی طاقت کے اوزار - کو اسٹیج کے مرکز میں لایا گیا، جبکہ اجتماعی قبروں میں دفن بچوں کو غائب کر دیا گیا۔ ہم نے ”مہذب“ لفظ کو سلوک کے معیار کے طور پر نہیں، بلکہ نسلی اور سیاسی برتری کے کینج کے طور پر استعمال ہوتے سنا ہے۔ ہم نے انصاف کے مطالبات کو پروپیگنڈا کے اوزاروں میں مسخ ہوتے دیکھا ہے - کمزوروں کی حفاظت کے لئے نہیں، بلکہ ان کی غیر انسانی بنانے کو گہرا کرنے کے لئے۔

حسباری بیانیہ اس الٹ پلٹ پر منحصر ہے۔ یہ الجھن پر پختہ ہے - اس عقیدے پر کہ مقبوضہ کو ہمیشہ اپنے درد، اپنے غصے، اور حتیٰ کہ اپنے وجود کو جواز پیش کرنا چاہئے۔ جب تعاون کاروں کو سزائے موت دی جاتی ہے، تو یہ وحشیانیت ہے؛ جب غزہ پر بمباری کی جاتی ہے، تو یہ تحفظ ہے۔ جب فلسطینی مزاحمت کرتے ہیں، تو یہ دہشت گردی ہے؛ جب وہ خاموشی سے مرتے ہیں، تو یہ امن ہے۔ وہ اخلاقی ترتیب جو ناتواں کو زندہ رہنے کی مذمت کرتی ہے جبکہ طاقتور کو قتل کرنے کی معافی دیتی ہے، کوئی اخلاقی ترتیب

نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی اسکرپٹ ہے جو سلطنت نے لکھی، میڈیا نے پیش کی، اور وہ لوگ استعمال کرتے ہیں جو اپنی عکاسی کو لھنڈرات میں دیکھنے کے لئے بہت سیکف ہو چکے ہیں۔

تعاون کاروں کی سزائے موت ایک انہدام کا علامت ہے۔ ایک ایسی دنیا کا جہاں قانون اور ترتیب کو بمباری سے خاک میں ملا دیا گیا ہے۔

یہ فلسطینی وحشیانیت کا ثبوت نہیں ہیں، بلکہ فلسطین پر مسلط کردہ وحشیانیت کا ثبوت ہیں۔

## حوالہ جات

- ایسوسی ایٹڈ پریس۔ ”حماس نے غزہ میں دو درجن سے زیادہ مبینہ تعاون کاروں کو سزائے موت دی۔“ اے پی نیوز، 14 اکتوبر 2025۔
- لی مونڈ۔ ”اسرائیل کی غزہ میں مسلح، عوامی قوتوں کی خفیہ حمایت ناکام۔“ لی مونڈ انٹرنیشنل ایڈیشن، 10 اکتوبر 2025۔
- رائٹرز۔ ”غزہ کے قبیلے نے لوٹ مار اور تعاون کے الزامات کے درمیان یاسر ابو شہاب کو مسترد کیا۔“ رائٹرز، 11 اکتوبر 2025۔
- دی ویک (یو کے)۔ ”عوامی قوتیں کون ہیں؟ غزہ میں اسرائیل کے پر کسی کے انہدام کے اندر۔“ دی ویک، 12 اکتوبر 2025۔
- اقوام متحدہ کے انسانی امور کے رابطہ کے دفتر (اوسی ایچ اے)۔ انسانی اثرات کی صورتحال رپورٹ #59: غزہ پٹی میں بنیادی ڈھانچے اور گورننس کے نقصان کی تشخیص، 3 اکتوبر 2025۔
- اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کا دفتر (اوسی ایچ سی آر)۔ ”غزہ کی شہری اداروں اور عدالتی نظام کی تباہی۔“ پریس ریلیز، 25 ستمبر 2025۔
- یو ایس کوڈ ٹائٹل 18 § 2381۔ غداری۔ امریکی حکومت کا اشاعتی دفتر، 2024 تک نافذ العمل۔
- بی تسلیم۔ مقبوضہ علاقوں میں انسانی حقوق کے لئے اسرائیلی معلوماتی مرکز: فوجی حراست میں نابالغ: مغربی کنارے میں اسرائیلی فوجی عدالتیں، اپ ڈیٹ 2024۔
- عدامیر قیدیوں کی حمایت اور انسانی حقوق کی تنظیم۔ انتظامی حراست کے اعداد و شمار اور قانونی جائزہ، مئی 2025۔



- اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کونسل۔ مقبوضہ فلسطینی علاقوں، بشمول مشرقی یروشلم، اور اسرائیل پر آزاد بین الاقوامی تحقیقات کمیشن کی رپورٹ، A/HRC/59/73، جون 2025۔
- ایسوسی ایٹڈ پریس۔ ”غزہ کی وزارت صحت: ہلاکتوں کی تعداد 67,600 تک پہنچ گئی۔“ اے پی نیوز، 14 اکتوبر 2025۔
- ہار یٹز۔ ”اسرائیلی فوج نے غزہ کی مقامی ملیشیا کا استعمال انٹیلی جنس جمع کرنے کے لئے تسلیم کیا۔“ ہار یٹز انگلش ایڈیشن، 9 اکتوبر 2025۔
- انٹرنیشنل کرائسٹس گروپ۔ جنگ بندی کے بعد: غزہ میں تقسیم اور انتقام، رپورٹ نمبر 248، اکتوبر 2025۔
- الجزیرہ انگلش۔ ”حماس کا کہنا ہے کہ اس نے سزائے موت سے پہلے تعاون کاروں کو خبردار کیا تھا؛ اسرائیل نے قتل کی مذمت کی۔“ الجزیرہ، 15 اکتوبر 2025۔
- ہیومن رائٹس واچ۔ اسرائیل / فلسطین: غزہ میں اجتماعی سزا ختم کریں۔ 1 اکتوبر 2025۔
- رپورٹرز وڈ آؤٹ بارڈرز۔ میڈیا بیانیے اور جنگ کی کوریج: غزہ 2025، اکتوبر 2025۔